یوم سہ شنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۳/۱۸ ۔ ۲ احسان ۱۳۴۳ھش ۔ ۲۰ محرم ۱۳۸۴ھ ۔ ۲ جون ۱۹۶۴ء ۔ نمبر ۱۲۷

ربوہ یکم جون بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی اگرچہ کمزوری کچھ عرصہ سے چل رہی ہے۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ کل اور پرسوں حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ گزشتہ دو روز میں حضور نے مشرقی افریقہ سے آئے ہوئے ایک دوست نیز ایک درویش اور ایک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شرف ملاقات بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

عارضی وقف کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ کو ایسے نوجوان مخلص طلباء کی ضرورت ہے جن کا خط خوبصورت ہو اور پندرہ دن یا ایک ماہ کے لئے اپنے آپ کو اعزازی طور پر وقف کے لئے پیش فرما سکتے ہوں۔ امتحان سے فارغ طلب فوری توجہ فرمائیں۔ دیگر طلباء گرمیوں کی تعطیلات میں اپنا نام پیش فرما سکتے ہیں۔

ایسے طلبہ بالخصوص مخاطب ہیں۔ جو نقشہ نویسی یا ڈرائنگ سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ دفتر کے اوقات میں کسی وقت خود آ کر مجھ سے مل لیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

خاکسار۔ مرزا طاہر احمد
ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے نبی کریمؐ کے معجزات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ اور زندہ موجود ہیں

ان معجزات کا زندہ ہونا اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ آپؐ ہی زندہ نبی ہیں

(۱) "جس قدر معجزات کل نبیوں سے صادر ہوئے ان کے ساتھ ہی ان معجزات کا بھی خاتمہ ہو گیا مگر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ایسے ہیں کہ وہ ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ اور زندہ موجود ہیں۔ ان معجزات کا زندہ ہونا اور ان پر موت کا ہاتھ نہ چلنا صاف طور پر اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور حقیقی زندگی یہی ہے جو آپ کو عطا ہوئی ہے اور کسی دوسرے کو نہیں ملی۔ آپ کی تعلیم اس لئے زندہ تعلیم ہے کہ اس کے ثمرات اور برکات اس وقت بھی ویسے ہی موجود ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے۔ دوسری کوئی تعلیم ہمارے سامنے اس وقت ایسی نہیں ہے جس پر عمل کرنے والا یہ دعوے کر سکے کہ اس کے ثمرات اور برکات اور فیوض سے مجھے حصہ دیا گیا ہے اور میں ایک آیت اللہ ہو گیا ہوں۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اسی لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو اور ثابت کرے کہ وہ برکات و آثار اس وقت بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں جو تیرہ سو برس پہلے ظاہر ہوتے تھے۔" (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

(۲) "جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اس خدا کو اسی نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اس نبی کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں مگر تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۲۳ تا ۲۵)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲- جون ۶۴ء

جماعتِ احمدیہ کا تربیتی پروگرام

گذشتہ اداریہ میں ہم نے جماعتِ احمدیہ کے تربیتی نظام پر ایک طائرانہ نظر ڈالی ہے۔ جہاں تک تربیتی نظام کا تعلق ہے ہم نے بتایا ہے کہ یہ نظام عین فطرت اور نفسیات انسانی کے مطابق ہے اس لئے اس سے بہتر نظام ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے اس کی تائید قرآن کریم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات سے بھی ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہ صرف یہ تربیتی نظام جماعت میں قائم کیا ہے بلکہ بحیثیت مجموعی آپ نے تحریک جدید کے مطالبات کی صورت میں تربیتی پروگرام بھی بتا دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ پروگرام اگرچہ ایک حد تک تفصیلی بھی ہے لیکن اس میں بھی راہنما اصول بتائے گئے ہیں ان کو حالات کے مطابق وسعت دی جا سکتی ہے۔

پھر یہ بھی سمجھ لینا جائے کہ یہ پروگرام اسلام کے بنیادی ارکان نماز روزہ حج زکوٰۃ اور کلمۂ پاک کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ سب سے پہلی چیز جو اس پروگرام کو شروع کرنے سے ہونی چاہیئے وہ کلمہ طیبہ پر ایمان محکم اور نماز روزہ حج اور زکوٰۃ پر شرعی اصولوں کے مطابق عمل پیرا ہونا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ جماعت کا تربیتی پروگرام اس وقت تک باحسن طریق اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک ہمارے اطفال و ناصرات۔ خدام اور انصار و اماء اللہ اپنے اپنے فرائض کی حد تک اسلام کے پنجگانہ اصولوں پر پوری طرح قائم نہ ہوں۔ اس کی وضاحت شروع میں اس لئے ضروری ہے کہ شاید کوئی شخص غلطی سے یہ نہ سمجھ لے کہ صرف تحریک جدید کے مطالبات کو پورا کرنا ہی جماعتِ احمدیہ کا کام ہے۔ حالانکہ تحریک جدید کے مطالبات تو کفی اسلامی شریعت کے قیام اور استحکام ہی کے لئے معاون ہیں سو ہر تنظیم کے لئے سب سے پہلے جو کام ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اپنے ارکان کو حسب ضرورت شریعتِ اسلامیہ کا پورا پورا پابند بنائے۔ اور ساتھ ساتھ تحریک جدید کے مطالبات درجہ بدرجہ زیر عمل لائے جائیں۔

تحریک جدید کا سب سے پہلا مطالبہ "سادہ زندگی" ہے۔ یہ مطالبہ جتنا سادہ ہے اتنا ہی وسیع اور اہم بھی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ یہ مطالبہ تحریک جدید کے تمام مطالبات کی جڑھ یا بنیاد ہے۔ اس طرح ہر تربیتی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ سب سے اوّل اور سب سے زیادہ اس مطالبہ پر زور دے۔

"سادہ زندگی" کا مطالبہ ایسا مطالبہ ہے جو تمام تربیتی تنظیموں کے ساتھ براہ راست تعلق رکھتا ہے۔ اطفال۔ ناصرات۔ اماء اللہ اور خدام کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انصار اللہ میں سادہ زندگی کچھ نیچرل طور پر آ جاتی ہے مگر بچوں اور جوانوں اور عورتوں کو سادہ زندگی اختیار کرنے کی خاص طور سے ضرورت ہے اطفال اور ناصرات کی ذمہ داری بھی خواتین یعنی اماء اللہ پر آتی ہے کیونکہ یہ دونوں گروہ براہ راست اپنی والدہ کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ اگر والدہ سادہ زندگی اختیار کرے گی تو وہ اپنے بچوں کو بھی سادہ زندگی اختیار کرنے میں ممد و معاون ہو گی۔ اطفال کو سادہ زندگی کی عادت ڈالنا نہایت ضروری ہے اور والدہ کے علاوہ اس کی ذمہ داری مربیوں اور سکول کے اساتذہ پر بھی عاید ہوتی ہے۔ بچوں کو صفائی کے ساتھ سادہ لباس پہننا سکھانا ان تینوں کی ذمہ داری ہے۔ سادہ غذا کا عادی بنانا والدہ کی مخصوص ذمہ داری ہے۔ بعض نادان مائیں خیال کرتی ہیں کہ بچوں کو زیادہ سے زیادہ اچھی اور مرغن غذا ٹھونسنا ان کی صحت اور بالیدگی کے لئے ضروری ہے یہ بڑی غلطی ہے مٹھائیاں اور زیادہ مرغن غذائیں بجائے مفید ہونے کے بچوں کو ضرر پہنچاتی ہیں کیونکہ ان کا معدہ ابھی کمزور ہوتا ہے اور ہلکی غذا ہی ہضم کر سکتا ہے۔ سادہ غذا میں اناج دودھ سبزیاں اور پھل اور کسی قدر گوشت سمجھنا چاہیئے۔ اسی عمر سے ہی ایک سالن کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ سادہ غذا اور سادہ لباس کی عادت اس ماحول میں پختہ ہوتی ہے جو والدہ اپنے گھر میں پیدا کرتی ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ والدین اور دوسرے افراد کنبہ سادہ غذا اور سادہ لباس کے پابند ہوں۔ اس طرح نہ صرف بچوں کی تربیت اچھی ہو گی بلکہ خود ان کی تربیت بھی ساتھ ساتھ ہو جائے گی۔ اس لحاظ سے اگر ماں اور بچے کو سادہ زندگی کی وحدت کا نام دیا جائے تو درست ہو گا۔ دوسرے لفظوں میں سادہ زندگی کا مرکز ماں ہوتی ہے۔ اس طرح غذا۔ لباس۔ زیورات۔ بیاہ شادی کی رسومات وغیرہ میں سادگی اختیار کرنے کا تعلق بھی زیادہ تر ماؤں کے ساتھ ہوتا ہے اور اس طرح بالخصوص اماء اللہ کا یہ کام ہے کہ وہ ماؤں کی تربیت اس نہج پر کرے کہ وہ اپنے اپنے گھر میں سادہ زندگی کا ماحول پیدا کر سکیں۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے "سادہ زندگی" کا مطالبہ بڑا وسیع ہے اس میں "ایک سالن" سے لے کر "تعلیمی اخراجات" تک آتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مطالبہ میں جو باتیں شامل کی ہیں ان کی مختصر فہرست حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک سالن (۲) لباس (۳) زیور (۴) علاج (۵) سینما اور تماشے (۶) شادی بیاہ (۷) آرائش و زیبائش (۸) تعلیمی اخراجات۔

یہ چند موٹی موٹی باتیں ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آگے ان کی کافی حد تک تشریح بھی فرمائی ہے۔ اور شاید ہی کوئی چیز ہو جو ہماری تاہل زندگی سے باہر رہ گئی ہو۔ ان میں سے تقریباً ہر ایک بات کا تعلق ماؤں سے ہے اور چاہیئے کہ ہماری مجالس اماء اللہ ان باتوں کا خاص اہتمام سے خیال رکھیں۔ ان میں سے بعض ایسی باتیں ہیں جن کی وجہ سے مائیں نہ صرف اپنی ذات کی ذمہ دار ہیں بلکہ اپنے بچوں کی ذمہ داری بھی ان پر پڑتی ہے۔ تاہم ان میں تقریباً ہر ایک کا تعلق خدام الاحمدیہ سے اور انصار اللہ سے بھی واضح ہے۔ ایک تو اس طرح کہ کوئی کنبہ کسی تحریک میں کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک گھر کے تمام افراد اس میں مدد نہ کریں۔ اگر جوان اور ادھیڑ مرد خواتین کا ساتھ نہ دیں تو وہ کس طرح کامیاب ہو سکتی ہیں بلکہ بعض حالتوں میں تو ماؤں کی راہنمائی بھی جوانوں اور ادھیڑ مردوں پر آ پڑتی ہے۔

اس مقالہ میں تمام تفصیلات میں جانا ممکن نہیں۔ چاہیئے کہ ہر خاندان بلکہ ہر خواندہ فرد خاندان کے پاس مطالبات جدید کا کتابچہ ہر وقت موجود رہے بلکہ چاہیئے کہ مطالبات کی ایک جلد کسی نمایاں جگہ میز وغیرہ پر پڑی رہے۔ بعض موثر فقرے خوشخط لکھوا کر دیواروں پر بھی لٹکائے جائیں۔

اس کے علاوہ باقی مطالبات کی یہاں فہرست دے دی جاتی ہے۔

(۱) امانت فنڈ (۲) گندے لٹریچر کا جواب (۳) تبلیغ بیرون ممالک (۴) سکیم خاص تبلیغی (ممکن ہے وقفِ جدید یہ سکیم ہو) (۵) تبلیغی لٹریچر (۶) مطالبہ وقف رخصت (۷) وقف زندگی۔ (۸) وقف رخصت موسمی (۹) صاحب پوزیشن لیکچر دیں (۱۰) ریزرو فنڈ (۱۱) پنشنر خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ (۱۲) طلبہ کو تعلیم کے لئے مرکز میں بھیجیں (۱۳) صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کو سلسلہ کے لئے پیش کریں۔ (۱۴) بیکار باہر نکل جائیں (۱۵) اپنے ہاتھ سے کام کرنا (۱۶) چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کر لیں (۱۷) مرکز میں مکان بنانا (۱۸) دعا (۱۹) تمدن اسلامی کا قیام (۲۰) قومی دیانت کا قیام (۲۱) عورتوں کے حقوق کی حفاظت۔ (۲۲) راستوں کی صفائی (۲۳) احمدیہ دار القضاء (۲۴) وقف اولاد (۲۵) وقف آمد (۲۶) حلف الفضول۔

یہ چھبیس مطالبات ہیں۔ اگر جماعت ان چھبیس مطالبات کے مطابق عمل کرے تو ہمیں فی الحال مزید عنوانوں کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ درست ہے کہ انسانی زندگی کے ان گنت پہلو ہیں لیکن ایک فرد اور جماعت کی تربیت کے لئے چند موٹے موٹے اصول ہی لے کر ان کی مشق کی جا سکتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اسلام نے ایک ہی چیز کے گرد انسانی اخلاق کی تربیت کا تمام ڈھانچ گھما دیا ہوا ہے۔ اور وہ ہے تقویٰ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ شروع ہی میں فرماتا ہے۔

ذالك الكتاب لاريب فيه
هدًى للمتّقين۔

یعنی قرآن کریم میں متقیوں کے لئے ہدایت ہے ان سے صرف متقی لوگ ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس طرح ہمارے تربیتی نظام اور تربیتی پروگرام کی بنیاد بھی تقویٰ ہی پر ہے۔ اس لئے ہماری تربیتی تنظیموں کا پہلا فرض یہ ہے کہ اپنے اپنے درجہ اور کام کے لحاظ سے اپنے ارکان میں تقویٰ پیدا کریں۔ تقویٰ ایمان باللہ والرسول اور اعمال صالحہ سے تقویت حاصل کرتا ہے۔ اور تقویٰ ہی سے ایمان باللہ والرسول اور اعمال صالحہ کی بنیاد یں پختہ ہوتی ہیں۔ یہ دونوں باتیں لازم ملزوم ہیں۔

آخر میں ایک بات جو تربیت کی روحِ اصل جان ہے اور جس کے بغیر تربیتی نظام اور تربیتی پروگرام معطل رہ جاتا ہے کہنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر جماعت یہاں تک کہ نبیوں کی جماعت میں بھی ایک طبقہ ایسا ہوتا ہے جو تمام جماعت کے لئے نمونہ بنتا ہے اور ہر کوئی اس طبقہ کی طرف دیکھتا ہے اس لئے اس طبقہ کا فرض دوسروں سے بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر یہ طبقہ کھرا ہوتا ہے تو ساری جماعت کھری ہوتی ہے اور یہ گرتا ہے تو ساری جماعت کو لے ڈوبتا ہے اس لئے تربیتی لحاظ سے اس طبقہ کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔ اس میں ذرا بھی کمزوری الا ماشاء اللہ نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہی طبقہ ہے جو جماعت میں تربیتی توازن قائم کر سکتا ہے۔ اس طبقہ میں تمام وہ لوگ آتے ہیں جو علم یا تقویٰ یا کسی اور وجہ سے قوم کے خواص سمجھے جاتے ہیں خاص کر تربیتی تنظیموں کے تمام عہدہ دار اس میں شامل ہیں اگرچہ ہر انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے اور عہدہ داروں کی کمزوری کی وجہ سے اس کو کوئی رعایت نہیں مل جاتی تاہم جو لوگ بطور نمونہ کھڑے ہوتے ہیں وہ اپنے اور دوسروں کی کمزوریوں کے بھی ذمہ دار ہوتے ہیں اس لئے یہ بہت ڈرنے کا مقام ہے +

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں

احباب جماعت کیلئے لمحہ فکریہ

مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام چودھویں صدی ہجری کے سر پر وہ شمع فروزاں تھے۔ جس نے بھٹکتی ہوئی سعید الفطرت روحوں کو اکٹھا کر کے انہیں حقیقی اسلام کے اس راستے پر ڈال دیا جس کا منتہائے مقصود خدائے واحد کی ذات مبارک ہے۔ مگر دنیا والوں نے اس شمعِ ہدایت کی روشنی کو جب دن بدن فزوں سے فزوں تر ہوتے دیکھنا شروع کیا تو وہ اسے برداشت نہ کر سکے اور اس کے بالمقابل ہر قسم کے اوچھے ہتھیاروں کا استعمال شروع کر دیا۔ اس کے پروانوں کو دن رات دکھ دینا اور خود حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جانی اور مالی نقصان پہنچانے کا عزم کر لیا۔ اسلام کے نام لیواؤں نے بھی اسلام کے فتح نصیب جرنیل کو اس کے پاکیزہ مشن میں ناکام کرنے کو اپنی زندگی کا حاصل قرار دے لیا۔ مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

یہ چھوٹی سی جماعت جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی خاطر خدا تعالےٰ نے اپنے مسیح موعود کے ذریعہ قائم فرمائی تھی جو ابتداء میں چھوٹے بڑے صرف ۳۱۳ افراد پر مشتمل تھی وہ بڑھی پھیلی اور پھولنی شروع ہوئی کہ ایک طرف اس کی شاخیں انڈونیشیا میں جا پہونچی تو دوسری طرف افریقہ کی وادیوں میں جا نکلیں۔ یورپ اس کی اذانوں سے گونج اٹھا اور امریکہ میں اس کے دیوانوں نے اللہ اکبر کی صداؤں سے فضاؤں کو بھر دیا۔ اور خدا کا اپنے مسیح سے یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"۔ اپنے اور بیگانے اس خدائی نوشتہ کو پورا ہوتے دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

جماعت احمدیہ کا یہ چھوٹا سا قافلہ اپنوں اور بیگانوں کی مخالفتوں کے درمیان کامیابی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا دن آ پہنچا جس دن حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی خدماتِ جلیلہ کے فرائض سر انجام دے کر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اور بعض لوگوں نے سمجھا کہ جماعت اب یتیم ہوگئی ہے۔ مگر نا گہاں اسی شام خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت ثانیہ کا چاند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدیق خاص حکیم الامت سیدی مولوی نور الدین کو خلیفۃ المسیح بنانے کی صورت میں جس کے سر پر طلوع فرمایا جس سے پژمردہ دلوں میں ایک سکینت پیدا ہوگئی۔ اور احباب جماعت نے دین کو دنیا پر ہر حال میں مقدم رکھنے اور خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو سربلند رکھنے کے لئے پھر اسی بیعت کی تجدید کی جو وہ اس سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست حق پرست پر کر چکے تھے۔

اس وقت جماعت جو سرعت سے بڑھتی جا رہی تھی کے لئے ضرورت تھی کہ اس کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے اپنی پوری توجہ جماعت کی تربیت کی طرف مرکوز فرما دی۔ قرآن مجید کا درس مردوں میں علیحدہ اور عورتوں میں علیحدہ طور پر جاری ہے اور یہ سلسلہ صبح و شام جاری ہے۔ جس کا خاطر خواہ نتیجہ پیدا ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو"۔ چنانچہ دنیا نے اس جماعت کے افراد کو ہر دو مسائل کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھا تو انہیں ثابت قدم پایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت کے افراد چھوٹے بڑے مرد و عورت سب کے سب ایک ہی رنگ میں رنگین ہو گئے وہ خدا تعالےٰ کی توحید پر اس مضبوطی سے قائم ہو گئے کہ جماعت سے باہر اس کی نظیر نہیں ملتی۔ یہی حال ان کی آپس میں اخوت اور محبت کا تھا کہ غیر مسلم اس کے معترف تھے جماعت احمدیہ کے افراد کی باہمی محبت۔ ہمدردی، ایثار، اسلام احمدیت کے لئے فدائیت اپنی مثال آپ تھی۔ اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اور صحابیات کی غالب اکثریت جماعت میں موجود تھی جو نئے آنے والوں کے لئے مشعل راہ کا کام دے رہی تھی اور نئی پود پر اپنا مخلصانہ رنگ چڑھانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی مگر خلافت اولیٰ کا یہ دور بھی ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی وفات کے باعث ختم ہو گیا۔

جماعت کا یہ دور پہلے سے بھی زیادہ کٹھن اور نازک دور تھا۔ جس کی وجہ یہ بھی کہ جماعت کے بعض احباب کے علاوہ دوسرے لوگوں کا بھی یہ خیال تھا کہ قوموں کا عروج اور زوال محض چند افراد کا مرہون منت ہوتا ہے۔ یہاں جماعت کے چوٹی کے افراد یا خدا کو پیارے ہو چکے ہیں یا اس سے الگ ہو گئے ہیں۔ دنیوی جماعتوں میں ایسا ہونا ہوگا مگر الٰہی جماعتوں کے متعلق ایسا خیال ان کی بھول تھی۔ انبیاء کی جماعتیں زندہ قومیں ہوتی ہیں۔ ان کے ایمان کا انحصار کبھی افراد پر نہیں ہوتا بلکہ اپنے زندہ اور حیّ و قیوم خدا پر ہوتا ہے۔ جو انہیں ایک ایسی سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند دیکھنا چاہتا ہے۔ تا کہ کل من علیہا فان کے مطابق جب ان کا ایک فرد موت کا پیالہ پی لے تو دوسرا اسی جام کو ہاتھوں میں تھام کر اس کی جگہ کو آگے بڑھ کر پُر کر دے۔ اور وہ جماعت بھی اپنی علمی اور عملی قوت میں کوئی کمی پیدا نہیں ہونے دیتی اور ہمیشہ نئے نئے علماء۔ حفاظ۔ دعا گو اور سر فروش انسان اپنے اندر پیدا کرنے میں دن رات سعی رہتی ہے اور کسی قیمت پر بھی اپنی عظمت کے معیار کو گرنے نہیں دیتی۔ یہ لوگ اپنے قافلہ سالار کے صحیح معنوں میں دست و بازو ہوتے ہیں۔

چودہ مارچ ۱۹۱۴ء کی صبح احباب جماعت پر سخت مشکل تھی وہ حیران ہو ہو کر آسمان کی طرف تک رہے تھے کہ الٰہی اب کیا ہوگا۔ اُدھر بیگانے خوش تھے کہ اسلام کی اس محافظ جماعت کا شیرازہ چند ساعتوں میں بکھر جائے گا۔ اپنوں میں سے جو لوگ جماعت کا شیرازہ منتشر کرنے پر تلے ہوئے تھے وہ خوش تھے کہ چند ساعتوں میں وہ بام عروج پر پہنچ کر جماعت کو مشق ستم بنا لینگے۔ اور جو چاہیں گے کر گزریں گے۔ مگر ان دو تقدیروں کے درمیان ایک تیسری تقدیر الٰہی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل دعا کا نتیجہ تھی اپنا کام کر رہی تھی حضور فرماتے ہیں:۔

"میں دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اُٹھا دے۔ اور باہمی سچی محبت عطا کر دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی۔ اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔

ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کیلئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اُس کو اے قادر خدا! میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ میری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو اب میری یہ حالت ہے کہ بیعت کرنے والے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پُر سوز نماز

عن مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی صدرہ ازیز کازیز المرجل من البکاء (مسلم)

ترجمہ۔ حضرت مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر اپنے باپ سے یوں روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ کے سینہ میں رقت کی وجہ سے اس ہنڈیا کے جوش کی طرح آواز آتی تھی جو آگ پر رکھی ہوئی ہو۔

تشریح۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے خاتم النبیین۔ رحمۃ للعالمین اور اسوۂ حسنہ ہیں۔ آپ کی نماز میں اس قدر رقت۔ سوز اور ابتہال ہوا کرتا تھا کہ جیسے ہنڈیا آگ پر ابل رہی ہو۔ یہ ایک عاشق صادق کی کیفیت ہوتی ہے جو اپنے معشوق کے سامنے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہوا اور اپنی محبت و فدائیت کا مظاہرہ کرتے وقت سوز و گداز سے معمور ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی نماز اور اس کیفیت کے نوافل ہی قبولیت کے مقام حاصل کرتے ہیں جس سے نفس کی کدورتیں دھل جاتی ہیں اور انسان نفس مطمئنہ حاصل کر لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎ پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رب ذوالمنن

مرتبہ۔ شیخ نور احمد منیر

سے میں ایسا ڈرتا ہوں۔ جیسا کہ کوئی شیر سے۔ اسی وجہ سے میں نہیں چاہتا کہ کوئی دنیا کا کیڑا میرے ساتھ پیوند کرے۔"

(اشتہار التوائے جلسہ، ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۳ء)

۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کی شام ہونے کو تھی کہ معجزانہ طور پہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ دعا کے عین مطابق خدا تعالیٰ کی تقدیر بروئے کار آگئی۔ جماعت کے نام نہاد اکابرین جن کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ طیبہ کا واضح نمونہ موجود تھا جن کا یہ ارشاد ان کے لئے مشعلِ راہ بننے کے لئے ہمیشہ کافی رہے گا:۔

"ہماری بابت کچھ بھی خیال نہ کرو۔ ہم کیا اور ہماری ہستی کیا۔ ہم اگر بڑے تھے تو گھر رہتے پاکباز تھے تو پھر امام کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اگر کتابوں سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا تھا تو پھر ہمیں کیا حاجت تھی۔ ہمارے پاس بہت سی کتابیں تھیں۔ مگر نہیں ان باتوں سے کچھ نہیں بنتا ...... اسی طرح ہم جس قدر یہاں ہیں اپنے اپنے امراض میں مبتلا ہیں .... یہاں علاج کے لئے بیٹھے ہیں ...... صادق مامور ایک ہی ہے جو مسیح اور مہدی ہو کر آیا ہے پس خدا سے مدد مانگو۔ ذکر اللہ کی طرف آؤ۔"

مگر افسوس کہ سچی پاکیزگی، حقیقی بڑھائی اور خداترسی حقیقت میں ان کے مقدر میں ہی نہ تھی۔ وہ عین وقت پہ خود بخود ہی خلافت حقہ سے منحرف ہو گئے اور وہ غریب اور کم علم لوگ جنہیں یہ اکابرین کسی طرح خاطر میں ہی نہ لاتے تھے خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے انہیں عزت دے دی۔ اور انہیں اسلام و احمدیت کی خدمت کے لئے خاص کر لیا۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے جماعت احمدیہ کی شام پر خلافت ثانیہ کا چاند خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود باجود کی صورت میں طلوع فرما دیا۔ اور اس طرح وہ پاک دل لوگ جو بظاہر کم عمر۔ کم علم اور کمزور تھے مگر بباطن اسلام کی خدمت کے لئے دردمند دل اپنے سینوں میں رکھتے تھے وہ خلافتِ ثانیہ کے دور میں اسلام کی جانی۔ مالی قالی اور لسانی خدمت کے لئے سینہ سپر ہو کر آگے آگئے۔ حضرت مولوی روشن علی صاحبؓ۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ۔ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ۔ حضرت میر قاسم علی صاحبؓ۔ حضرت قاضی امیر حسین صاحبؓ۔ حضرت مولوی ذوالفقار علی خاں صاحبؓ۔ حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحبؓ۔ حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ۔ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ۔ ایسے اکابر صحابہ اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پیش پیش تھے جنہوں نے اسلام و احمدیت کے جھنڈے کو کبھی سرنگوں ہونے نہیں دیا۔ مگر ہمارے یہ بزرگان کرام آخر انسان ہی تو تھے۔ وہ جنوں اور پہاڑوں سے تو ٹکرا سکتے تھے وہ ہر مخالف اسلام کے بالمقابل کھڑے ہو کر اُسے للکارنا جانتے تھے مگر موت سے لڑنا ان کے لئے ناممکن تھا۔ یہ لوگ اُسی خیر امت کے رکن تھے جو لوگوں کی ہدایت اور بہبودی کی خاطر دنیا کے ہر زمانہ میں قائم رہتی چلی آئی ہے۔ اس کا ایک ایک فرد ہماری آنکھوں کے سامنے سے اب گذرتا چلا جا رہا ہے ان میں سے جو ابھی موجود ہیں ان کی حالت بھی اب چراغِ سحری کی مانند ہے۔ اور ہم اس وقت بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں کہ ؎

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

یہ درست ہے کہ موت کے پنجے سے انہیں چھڑا لینا ہمارے بس کی بات نہیں وہ بیشک بظاہر ہمارے سہارے تھے جو یکے بعد دیگرے ٹوٹتے چلے گئے اور ٹوٹتے ہی چلے جائیں گے۔ لیکن ہمارا اصل سہارا تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ ان کی موت پر رنج و الم کا ہونا طبعی تقاضا ہے۔ لیکن اس رنج و الم کو اپنا معمول بنا لینا تو ہمارا کام نہیں۔ یہ وہ بادہ کش تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس میخانہ سے توحید اور معرفت الٰہی کے جام پر جام پئے اور بالآخر اسی سرمستی میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر کے دنیا و عقبیٰ میں سرخرو ہو گئے۔ جو ان کا مشن تھا وہی ہمارا مشن ہے جس مقصد عظیم کے لئے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے در پر آکر دھونی رما دی تھی اُسے اسی کی خاطر کام کرتے چلے جانا اب ہمارا فرض ہے۔ ہمیں دن رات یہ دعا کرنا چاہیئے کہ الٰہی اسلام و احمدیت کا جو جھنڈا ہم اپنی نئی پود اور اپنے پیچھے آنے والے دوستوں کے ہاتھ میں تھما رہے ہیں وہ اس کا حق ادا کرنیوالے ثابت ہوں۔ الٰہی انہیں توفیق عطاء فرما کہ اسلام و احمدیت کے نئے سپاہی کسی میدان میں بھی پیٹھ پھیرنے والے ثابت نہ ہوں بلکہ ان کی فوج ظفر موج کا ہر قدم کامیابی کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھنے والا ثابت ہو۔ بار الٰہا ہم نے جو اعتماد اسلام کی حفاظت کا اپنی نئی پود پر کیا ہے وہ اُس میں پوری اترے اور بالآخر وہ اس منزلِ مقصود تک پہنچ کر ہی دم لے جو تیری حقیقی منشاء ہے تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے۔

میرے دوستو! اپنی قدر و قیمت کو پہچانو اور اسلام کی حفاظت اور اس کے جھنڈے کو دیگر ادیانِ باطلہ کے جھنڈوں سے سب سے اوپر لہرانے کی خاطر دھڑے دھڑے قلمے تخنے غرض ہر رنگ میں سینہ سپر ہو جاؤ۔ تا ایسا نہ ہو کہ ہماری کسی غفلت سستی اور کوتاہی کے باعث اسلام و احمدیت پہ کوئی بُرا دن آئے جو ہمارے مرحوم بزرگوں کیلئے دوہری موت کا باعث بنے انہیں اس دوہری موت سے بچانا ہمارا کام ہے اور انکی روحوں کو خوش رکھنا ہمارا فرض ہے اگر ہم نے موت کے آنے سے پہلے اسلام کے احیاء کیخاطر اپنے اوپر حقیقی موت وارد کر لی تو یقین جانو کہ ہمنے اپنے بزرگوں کو بھی حیات جاودانی دیدی اور خود بھی اپنی منزلِ مقصود کو پایا۔ وما علینا الا البلاغ۔

ملک عمر علی احمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب ایم۔ اے۔ ملتان

۲۹ر اگست ۱۹۲۹ کو میرا تبادلہ گورنمنٹ ہائی سکول منٹگمری سے گورنمنٹ ہائی سکول ملتان میں ہو گیا۔ سید علی حسین صاحب گردیزی سابق وزیر پنجاب منٹگمری میں میرے شاگرد رہ چکے تھے۔ اس وقت وہ گورنمنٹ ہائی سکول ملتان میں جماعت نہم میں پڑھ رہے تھے۔ میں کچھ عرصہ انہیں کے ہاں رہا۔ ملک عمر علی احمد صاحب مرحوم ان کے کلاس فیلو تھے اور اکثر وقت ان کیساتھ گذارتے تھے۔ یہیں ان سے میری پہلی ملاقات ہوئی۔

دونوں صاحبان نے مجھ سے گھر پر بھی پڑھنا شروع کر دیا اور کچھ عرصہ بعد جب میں نے علیحدہ مکان لے لیا تو یہ دونوں میرے مکان پر پڑھنے کے لئے آتے رہے اور رفتہ رفتہ ہم آپس میں اس قدر مانوس ہو گئے کہ رخصت کا دن بھی عموماً اکٹھے ہی گزارتے تھے

ملک صاحب مرحوم کے والد ملک رحیم بخش صاحب تو ان کی پیدائش سے چند ماہ قبل ہی فوت ہو چکے تھے والدہ آبائی گاؤں موضع کھوکھر میں رہتی تھیں۔ یہ خود حرم دروازہ سے باہر اپنے ڈیرہ میں نوکروں کیساتھ رہتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد جب مجھے ایک وسیع مکان مل گیا تو وہ ڈیرہ چھوڑ کر میرے مکان میں ہی آگئے کیونکہ ڈیرے کا ماحول تعلیم کے لئے سازگار نہ تھا۔ اسکے بعد پانچ سال ہم اکٹھے ہی رہے حتیٰ کہ ملک صاحب مرحوم ملتان سے بی اے پاس کر کے گورنمنٹ کالج لاہور میں ایم اے میں داخل ہو گئے۔

ہم گرمی کی چھٹیوں کے دو ماہ ہر سال کسی پہاڑی مقام پر گزارا کرتے تھے۔ ۱۹۳۰ اور ۱۹۳۱ میں ہم شملہ میں تھے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان دونوں سالوں میں وہاں تشریف لائے اور ملک صاحب مرحوم نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ۱۹۳۴ء میں ہم کشمیر گئے تو سرینگر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ سے پرلطف صحبت رہی۔ اسی طرح منصوری اور ڈلہوزی میں بعض بزرگوں سے ملاقات ہوئی۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب مدظلہ العالی بعض مقدمات کے سلسلہ میں ملتان تشریف لائے تو ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ اس طرح ان بزرگوں کے اثر سے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ احمدی ہونے پر آپ کی کوئی خاص مخالفت نہ ہوئی۔ ملک نصیر بخش صاحب ان کے چچا ان کے سرپرست تھے وہ نہایت وجیہہ زیرک اور وسیع الخیال تھے عموماً کہا کرتے تھے کہ نبوت کا مسئلہ حائل نہ ہوتا تو میں خود سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو جاتا۔

ملک نصیر بخش صاحب نے حقیقی بیٹوں سے زیادہ محبت کیساتھ ملک صاحب مرحوم کی پرورش کی تھی۔ وہ کسی بات میں بھی ان کی مخالفت کرنے پر تیار نہ ہو سکتے تھے۔ جب ملک صاحب مرحوم جوان ہوئے تو ۱۰ ہزار بیگھ کی مشترکہ وسیع جائداد کی تقسیم کا مرحلہ پیش آیا جو دو ضلعوں اور تین تحصیلوں میں پھیلی ہوئی تھی یہ کوئی معمولی بات نہ تھی لیکن ملک نصیر بخش صاحب نے اس مسئلہ کو نہایت آسانی سے حل کر دیا۔ اپنے ڈیرہ میں بیٹھ کر جائداد کے دو حصے کر دئے اور فرمایا کہ میاں! اتنی بڑی جائیداد میں دس بیس بیگھے زمین کا فرق کوئی بڑی بات نہیں ہوتی تم چند تجربہ کار آدمی ساتھ لے لو گھوڑوں پر سوار ہو جاؤ۔ موقعہ پر جا کر جائیداد دیکھ لو۔ پھر جو حصہ تمہیں پسند ہو مجھے بتا دو میں تمہارے نام انتقال کرا دونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا انہوں نے خود اپنی موٹر بھیج کر تحصیلدار صاحبان کو بلایا اور انتقالات کی تصدیق کرا دی

کھوکھر خاندان ضلع ملتان کے چوٹی کے چند خاندانوں میں سے تھا اور ملک نصیر بخش صاحب جو اس خاندان کے سربراہ تھے اپنی فیاضی کی وجہ سے نہ صرف ملتان بلکہ اردگرد کے اضلاع میں بھی مشہور تھے ہر وقت لنگر جاری تھا جہاں سے نہ صرف مسافروں کو بلکہ گاؤں کے تمام یتیموں اور بیوگان کو دو وقت کھانا ملتا تھا۔ گاؤں چونکہ برلب سڑک تھا اس لئے مسافروں کی تعداد بعض اوقات ایک سو تک پہنچ جاتی تھی۔

ملک عمر علی احمد صاحب مرحوم فطرتاً نیک اور خداترس تھے۔ زمانہ طالب علمی میں بھی نماز باقاعدہ پڑھتے تھے۔ دل میں اسلام کا درد تھا۔ احمدی ہوئے تو یہ صفات اور نمایاں ہو گئیں۔ بہت مہمان نواز تھے اور مہمانوں کی خدمت کر کے خوش ہوتے تھے۔ متواضع اس قدر کہ ہر چھوٹے بڑے کو گلے لگا کر ملتے تھے۔ ان کی کوٹھی پر ملنے والوں کا ہجوم رہتا تھا سب سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ کسی کا کوئی کام ہوتا تو اسے اپنی کار میں بٹھا کر ساتھ لے جاتے اور کام کرانے کی کوشش کرتے۔

امیر ضلع کی حیثیت میں مختلف جماعتوں کا دورہ کرنا اور احباب کو نیکی اور اتحاد کی تلقین کرنا ان کا پسندیدہ شغل تھا۔ علمی مذاق کے آدمی تھے۔ عمدہ کتابیں جمع کرنے کا انہیں شوق نہیں بلکہ جنون تھا ملک کا شاید ہی کوئی رسالہ یا اخبار ہو جو وہ نہ خریدتے ہوں۔ ایک عام لائبریری میں اتنے رسالے اور اخبار نہیں ملتے جتنے ان کے پاس آتے تھے عربی اور ایرانی رسالے بھی منگواتے تھے۔ جب جرمن نومسلمہ سے شادی کی اور جرمن زبان سیکھ لی تو جرمنی کے رسالے اور کتابیں بھی منگوانے لگے۔

صاحب کشف و رؤیا تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں ایک کام کے سلسلہ میں کلکتہ گیا۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مرتبہ بہت بلند ہو گیا ہے۔ میں فوراً قادیان واپس آیا اور حضور کی زبان سے وہ اعلان سنا جس میں حضور نے اپنے مصلح موعود ہونے کا انکشاف فرمایا تھا۔

(باقی صفحہ پر)

چندوں کے وعدوں اور ادائیگی میں جلدی کی کیوں ضرورت ہے؟

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

زیادہ تر آپ اور ہم چندہ کا جتنا روپیہ بھی خدا کی راہ میں سلسلہ کو دیتے ہیں۔ اس کا ایک حصہ لازماً اصل مقصد سے ہٹ کر مالی نظام کو چلانے پر ہی صرف ہو جاتا ہے۔

افسران مال اور ان کے دفتری عملہ کے وظیفے انسپکٹران کی تنخواہیں اور سفر خرچ سٹیشنری کی خرید اور ڈاک کے اخراجات یہ سب ایسے مصارف ہیں جن کے بغیر گذارہ ممکن نہیں۔

مثال کے طور پر وقف جدید کے مالی نظام کو دیکھ لیجئے ہر اس روپے میں سے جو احباب جماعت اس انجمن کو چندہ وقف جدید کے طور پر دیتے ہیں تقریباً ۱۱ نئے پیسے صیغہ مال پر خرچ ہو جاتے ہیں۔

اگرچہ یہ نسبت زیادہ نہیں اور کارکردگی کے اعلیٰ معیار کو ظاہر کرتی ہے۔ مگر باین ہمہ دل میں یہ خواہش ضرور پیدا ہوتی ہے کہ اگر کسی طرح اس روپے میں سے ہم کچھ اور بچا سکتے تو تربیت اور اصلاح و ارشاد کے لئے اور زیادہ روپیہ مہیا ہو جاتا۔

کیا شعبہ مال کے خرچ کو اور کم کیا جا سکتا ہے

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ شعبہ مال کے خرچ کو اور بھی کم کیا جا سکے؟ جہاں تک دفتر کی مستعدی کو بڑھا کر روپیہ بچانے کا تعلق ہے، میرے نزدیک اس پہلو سے بہت ہی کم گنجائش ہوگی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت بھی شعبہ مال کے کارکنان نہایت عمدگی اور محنت سے کام کر رہے ہیں اور فرضی وقت سے علاوہ بھی کچھ وقت محض للّٰہ اس کام پر خرچ کرتے ہیں۔

بچت کی ایک صورت

ہاں بچت کی ایک اور صورت ضرور موجود ہے۔ جس کو اختیار کرنے سے ہزارہا روپیہ کی مزید بچت کی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ صورت شعبہ مال کے قبضہ قدرت میں نہیں بلکہ خود احباب جماعت کے اختیار میں ہے

زیادہ خرچ کیوں ہوتا ہے؟

اگر دوست ذرا سا غور فرمائیں کہ شعبہ مال پر خرچ زیادہ کیوں ہوتا ہے تو یہ معلوم کرنا کچھ مشکل نہ ہوگا کہ اس کی اصل وجہ ہمارے ملک کی وہ روایتی سستی ہے۔ جس نے ہمارے ہر طبقہ زندگی پر قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ بات نہیں کہ دوست چندہ نہیں دینا چاہتے۔ ضرور دینا چاہتے ہیں مگر پہلے تو وعدہ بھجوانے کی سستی ان کی راہ میں حائل رہتی ہے۔ پھر ادائیگی کی سستی۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو ہر روز یہ سوچتے ہیں کہ کل وعدہ بھجوائیں گے۔ کل آتی ہے۔ مگر وعدہ بھجوانے کی کل نہیں آتی۔ باوجود اس کے کہ یہ سستی ہمیں کوئی مزہ نہیں دیتی۔ بلکہ آئے دن دل کو بوجھل کرتی چلی جاتی ہے۔ پھر بھی ہم دنوں ہفتوں مہینوں اس کے چنگل سے نکل نہیں سکتے۔ بعض اوقات تو یہ مہینے سالوں میں بھی بدل جاتے ہیں۔ چنانچہ میرے علم میں ایسی مثالیں ہیں کہ ایک صاحب دفتر تشریف لائے اور گذشتہ پانچ سال کا وقف جدید کا چندہ ادا فرمایا۔ اس بے تکلفانہ معذرت کے ساتھ کہ ہمیشہ سوچتا تھا کہ وعدہ بھجواؤں مگر سستی ہو جاتی رہی۔ یہ تو وعدوں کا حال ہے ادائیگی پر یہ سستی اور بھی برا اثر ڈالتی ہے۔

وعدہ بھجوانے میں خواہ کتنی ہی دیر کیوں نہ ہو۔ وعدہ عموماً محفوظ ہی رہتا ہے لیکن روپے کا معاملہ ایسا نہیں۔ روپیہ اکثر ادائیگی کا انتظار نہیں کرتا بلکہ اگر غرض پر خرچ نہ کیا جائے تو بے غرض ہی خرچ ہو جاتا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں ان دوستوں کی سستی کی قیمت جماعت کو اپنی جیب سے ادا کرنی پڑتی ہے۔ جتنا کسی کا وعدہ زیادہ ہو اسی نسبت سے یہ قیمت زیادہ پڑتی ہے۔ کسی کی سستی ۲ روپے کی پڑ رہی ہے تو کسی کی دس کی اور کسی کی سو دو سو یا ہزار کی۔

شعبہ مال کے پاس اس مشکل کا حل صرف یہ ہوتا ہے کہ ایسی جماعتوں یا دوستوں کو جن کے وعدے موصول نہ ہوئے ہوں یا ادائیگی نہ ہو رہی ہو۔ بذریعہ خط و کتابت اور انسپکٹران مال بھجوا کر توجہ دلائی جائے اس طریق سے وعدے بھی وصول ہو جاتے ہیں۔ ادائیگی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن شعبہ مال کے اخراجات غیر معمولی طور پر بڑھ جاتے ہیں اور ذہنی پریشانی اور جھنجھٹ بالکل اس خرچ کے علاوہ ہوتے ہیں۔

اگر ہم نے اس فضول خرچ کو بچانا ہے تو ہمیں بہر حال اس مہلک سستی کے چنگل سے نکلنا ہوگا۔ اور عہدیداران جماعت کو احباب جماعت کی اس رنگ میں تربیت کرنی ہوگی کہ وہ نئے سال کا آغاز ہوتے ہی خود (خود سیکرٹریان) مال تک پہنچ کر انہیں وعدے لکھوائیں جب تک یہ مثالی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ اگر صرف عہدیداران ہی اس امر کی پابندی کر لیں تو بھی مسئلہ بہت حد تک حل ہو جاتا ہے۔

یہ کچھ مشکل نہیں

یہ کچھ مشکل بھی نہیں کہ جماعتوں کے عہدیدار نیا سال شروع ہوتے ہی ہنگامی طور پر کام کر کے پہلے مہینے کے اندر اندر تمام وعدے ارسال کر دیں۔ جو کام سارا سال دل پر بوجھ لے کر آخر کرنا ہی ہے کیوں نہ اسے بشاشت اور مستعدی کے ساتھ شروع میں ہی پورا کر کے تسکین قلب حاصل کی جائے

یاد رکھئے ہر وہ وعدہ جو دیر کے ساتھ بھجوایا جاتا ہے اس کی قیمت روز بروز گرتی چلی جاتی ہے کیونکہ اسے حاصل کرنے کے لئے جماعت کو اسی نسبت سے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے اسی طرح ادائیگی کا حال ہے جو دس روپے شروع سال میں ا... ... ...ں ہی رہتے ہیں . . . . . .

. . . . لیکن جن کی ادائیگی غیر یقینی ہو اور بار بار یاد دہانیوں کے بعد سال کے آخر پر ادا ہوں۔ ان کی قیمت دس کی بجائے ۹ یا ۸ روپے رہ جاتی ہے دوسرے لفظوں میں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ دیر سے وعدے بھجوانے والوں یا ادائیگی کرنے والوں کو خود تو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا البتہ خواہ مخواہ جماعت کا کچھ روپیہ ضرور اس سستی کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔

وقف جدید کو بھی وعدوں کی وصولی کی خاطر ہزارہا روپیہ طوعاً و کرہاً خرچ کرنا پڑ رہا ہے تحریک کے نئے سال کا آغاز ہوئے آج تقریباً ۵ ماہ گزر چکے ہیں اور ابھی تک ہماری بہت سی جماعتوں کو وعدے بھجوانے کی توفیق نہیں ملی چنانچہ اس غرض سے کئی انسپکٹران مسلسل اضلاع کے دورہ پر ہیں اور بار بار ہزارہا خطوط یاد دہانی کی غرض سے لکھے جا چکے ہیں اور لکھے جا رہے ہیں جان مال اور وقت کے اس عظیم ضیاع کی ذمہ داری کس پر ہے؟ عموماً تمام ان احباب پر اور خصوصاً ان عہدیداران پر جنہیں پانچ ماہ کے عرصہ میں بھی وعدے بھجوانے کی توفیق نہ مل سکی

ازالہ :-

اس کوتاہی کا ازالہ صرف یہ ہو سکتا ہے کہ آج ہی وعدے اور جہاں تک ممکن ہو وصولی بھی ساتھ ہی ارسال فرما دیجئے۔ کوئی عہدیدار ایسا نہ ہو جو اگر ساری نہیں تو کم از کم ایک قسط وعدوں کی ارسال نہ کر دے اور کوئی فرد ایسا نہ رہے جو آج ہی اپنا وعدہ بھجوا کر اس فرض سے سبکدوش نہ ہو جائے

یاد رکھئے!

آپ کے ایک دن کی کوفت جماعت کے ہزاروں روپے بچانے کا موجب بنے گی

اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

تعلیم الاسلام کالج کلر کہار

اہالیان کلر کہار نے اپنی مدد آپ کی بنیادوں پر تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج کے نام سے ایک ادارہ کا اجراء کر دیا ہے جس میں الف اے کے علاوہ میٹرک کی تیاری بھی کروائی جائے گی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کالج کے اجراء میں جماعت احمدیہ کلر کہار کا نمایاں حصہ ہے۔

علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید کا از حد ممنون ہے جنہوں نے اس ادارہ کی سربراہی کے فرائض سرانجام دینے کے لئے جناب راجہ محمد اشرف صاحب سابق ہیڈ ماسٹر جناح ہائی سکول میانی حال آنریری معلم وقف جدید کی خدمات مہیا کی ہیں۔

ہم محترم ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر کے بھی از حد ممنون ہیں جنہوں نے کلر کہار میں اپنا بنگلہ اس ادارہ کے لئے نہایت فراخدلی سے پیش فرمایا ہے یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھی اس ضمن میں نمایاں کام سرانجام دے رہی ہے

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس ادارہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

یہ ادارہ اس لئے بھی خاص طور پر جماعت کی خاص دعاؤں کا محتاج ہے کہ یہ تعلیمی دنیا میں ایک نئے تجربہ کی حیثیت رکھتا ہے اس تجربہ کے کامیاب ہونے سے جماعت بغیر کسی قابل ذکر مالی اخراجات کے متعدد اس قسم کے ادارے چلا سکے گی جہاں کثیر تعداد میں پرائمری پاس احمدی اور غیر احمدی طلباء کو ایف اے تک زیور تعلیم سے مزین کیا جا سکے گا۔

(خاکسار محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال ضلع جہلم)

درخواست دعا

میرا لڑکا احمد خان کئی دنوں سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ میرے بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ بخشے (والسلام ایوب خان احمدی۔ کراچی)

فہرست چندہ تعمیر دفتر وقف جدید بابت سال ۱۹۶۲ء

آگے قدم بڑھانے والے مخلصین

"رہتی دنیا تک دعا" کی تحریک کے عنوان سے تعمیر دفتر وقف جدید کے سلسلہ میں جو اپیل کی گئی تھی اس کے جواب میں مندرجہ ذیل احباب نے اعلیٰ درجہ کے خلوص کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نیکی میں حصہ لیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

چوہدری غلام رسول صاحب گوگھو غلام رسول منٹو ۵۰۰۰/-
ایک ہزار نقد ادا کر دیا ہے

محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ کراچی منجانب بزرگم مرحوم ۱۰۰۰/- نقد

چوہدری محمد تقی صاحب بادامی باغ لاہور

چوہدری فتح محمد صاحب ہرکیکے ٹرانسپورٹ لاہور ۱۰۰۰/- وعدہ

چوہدری محمد انور حسین صاحب شیخوپورہ ۱۰۰۰/- ،،

چوہدری مسعود احمد صاحب کراچی ۱۰۰۰/- ،،

مکرم امیر بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت جھنگ ۱۰۰/- نقد

مکرم شریف احمد رفیق احمد صاحبان ،، ۱۰۰/- ،،

مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ملتان ۱۰۰/- وعدہ

میر منظور احمد شاہ صاحب ،، ۱۰۰/- ،،

چوہدری محمد شریف صاحب ،، ۱۰۰/- نقد

،، عبدالسمیع صاحب اسماعیل آباد ۱۰۰/- وعدہ

بیگم شمیم شوکت سمیع صاحبہ ،، ۱۰۰/- ،،

عنایت اللہ صاحب بھٹی ،، ۱۰۰/- ،،

چوہدری شاہ محمد صاحب صحابی ڈھوڈہ گجرات ۱۰۰/- ،،

محمد ایوب خان صاحب دکاندار ڈیرہ غازیخان ۱۰۰/- ،،

مکرم خورشید احمد صاحب وکیل منجانب والد صاحب

نارووال ۱۰۰/- ،،

سردار سیف اللہ خان صاحب حیدرآباد ۵۰/- نقد

بابو صلاح الدین صاحب منجانب والد مرحوم

خیر دین صاحب بدوملہی ۱۰۰/- وعدہ

خدام الاحمدیہ بدوملہی ۱۰۰/- ،،

لجنہ اماء اللہ بدوملہی ۱۰۰/- ،،

احباب جماعت احمدیہ کوٹھے والا ملتان ۱۰۰/- ،،

راجہ ناصر احمد صاحب سانگلہ ہل ۱۰۰/- نقد

مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال

منجانب والد صاحب مرحوم ۱۰۱/- ،،

چوہدری محمد انور صاحب بہاولپور ۱۰۰/- وعدہ

سردار بشیر احمد صاحب ڈیرہ غازیخان ۱۰۰/- ،،

مولوی شرف دین صاحب ،، ۱۰۰/- ،،

مصطفیٰ خان صاحب بہاولپور ۱۰۰/- ،،

سردار بیگم صاحبہ نوشہرہ ککے زئیاں ۱۰۰/- ،،

چوہدری عبدالرزاق صاحب دولت پور ۱۰۰/- ،،

چوہدری کرم رسول صاحب قاضی پیارا گجرات ۱۰۰/- ،،

جماعت احمدیہ علی پور گھلواں ۱۰۰/- ،،

جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفرگڑھ ۱۰۰/- ،،

چوہدری محمد شریف صاحب ۲۰۶ مراد بہاولنگر ۱۰۰/- ،،

چوہدری محمد علی صاحب 9/EB ۱۱ ملتان ۱۰۰/- ،،

چوہدری بشیر احمد صاحب دانہ زید کا ۱۰۰/- ،،

مکرم شیخ محمد صاحب رینالہ اسٹیٹ ۱۰۰/- ،،

چوہدری لعل دین صاحب ۱۶۶ مراد ۱۰۰/- وعدہ

چوہدری محمد ابراہیم صاحب ۱۶۶ مراد ۱۰۰/- وعدہ

،، اللہ رکھا صاحب ،، ۱۰۰/- ،،

،، اللہ دین صاحب نمبردار ،، ۱۰۰/- ،،

،، فتح علی صاحب ،، ۱۰۰/- ،،

ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب ،، ۱۰۰/- ،،

لجنہ اماء اللہ ،، ۱۰۰/- ،،

جماعت خانانوالی میانوالی ضلع سیالکوٹ ۱۰۰/- ،،

جماعت دانہ زید کا ،، ۱۰۰/- ،،

مکرم محمد طفیل صاحب گھٹیالیاں ،، ۱۰۰/- ،،

منشی خان صاحب دکاندار صابو بڈھیار ۱۰۰/- ،،

جماعت احمدیہ کوٹ آغا ،، ۱۰۰/- ،،

چوہدری محمد انور صاحب بہلولپور ،، ۱۰۰/- ،،

،، خورشید احمد صاحب انظرف والد صاحب

نارووال ۱۰۰/- ،،

،، عنایت اللہ صاحب عینو والی سیالکوٹ ۱۰۰/- نقد

محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ سمن آباد لاہور ۱۰۰/- ،،

جماعت 327/HR ضلع بہاولنگر ۱۰۰/- وعدہ

محمود احمد عبدالرحمٰن صاحبان منجانب

والد مرحوم بہاولنگر ۱۰۰/- وعدہ

چوہدری اللہ دتا صاحب 12/1R ،، ۱۰۰/- ،،

،، علم دین صاحب 193/6R ،، ۱۰۰/- ،،

،، فیروز خان صاحب ۱۶۰ مراد ،، ۱۰۰/- ،،

،، محمد رفیق صاحب ،، ۱۰۰/- ،،

،، علی شیر صاحب ۱۶۹ مراد ۱۰۰/- ،،

،، بشیر احمد صاحب سرگودھا ۱۰۰/- ،،

میرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ ۱۰۰/- نقد

نوٹ:۔ جن دوستوں نے ابھی تک ادائیگی نہیں فرمائی ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنی موجودہ رقم بھجوا دیں۔ عمارتی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا کرے۔ اور جزائے خیر دے۔ آمین۔

۴۔ خاکسار کو ان دنوں مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ اس لئے احباب اکرام اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے۔

نذیر احمد چیمہ
فوٹو سپیڈ کمپنی۔ حیدرآباد

محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم و مغفور کی وفات پر

تعزیتی قراردادیں

محترم ملک عمر علی احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کی اچانک وفات پر بہت سی تعزیتی قراردادیں موصول ہو رہی ہیں۔ عدم گنجائش کی وجہ سے ذیل میں صرف ان مقامات کے نام درج کر دئے جاتے ہیں۔ جہاں سے تعزیتی قراردادیں موصول ہوئی ہیں۔

جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی جماعت احمدیہ ملتان شہر لجنہ اماء اللہ ملتان شہر۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور۔ جماعت احمدیہ لودھراں۔ جماعت احمدیہ بہاولنگر۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان۔ جماعت احمدیہ لجنہ اماء اللہ حلقہ سوسائٹی۔ کراچی

لجنات کا امتحان۔ ۷ جون ۱۹۶۲ء

تمام لجنات مطلع رہیں کہ پیکچر سیالکوٹ اور دوسرا سیپارہ باترجمہ کا امتحان ۷ جون بروز اتوار ہر جگہ منعقد ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ ممبرات کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ جو مستورات لکھنا پڑھنا نہ جانتی ہوں ان کا زبانی امتحان مقامی صدر صاحبہ یا مربی صاحب سے کرا حاصل کردہ نمبر مرکز میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

پروگرام فوجی بھرتی

ماہ جون سنہ ۱۹۶۲ء

تاریخ	یوم	مقام بھرتی	تحصیل و ضلع	جگہ بھرتی	وقت بھرتی
۹-۶-۶۲	ہفتہ	اوچھالی	خوشاب/سرگودھا	ریسٹ ہاؤس	۸ بجے صبح
۱۱-۶-۶۲	جمعرات	کالاباغ	عیسیٰ خیل/میانوالی	،،	۸ بجے صبح
۱۲-۶-۶۲	جمعہ	پپلاں	میانوالی	،،	،، ،،
۱۳-۶-۶۲	ہفتہ	بھکھر	بھکھر/میانوالی	،،	،، ،،
۱۶-۶-۶۲	منگل	پنڈدادن	بھلوال/سرگودھا	،،	،، ،،
۲۴-۶-۶۲	بدھوار	شورکوٹ روڈ	شورکوٹ/جھنگ	،،	،، ،،
۲۵-۶-۶۲	جمعرات	جھنگ	جھنگ	،،	،، ،،
۲۶-۶-۶۲	جمعہ	چنیوٹ	چنیوٹ	،،	،، ،،

(اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر سرگودھا)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ایک غیر احمدی دوست بوجہ پتھری گردہ کے بیمار ہیں اور کچھ دنوں تک لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں بغرض اپریشن داخل ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے اور قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔

۲۔ محترم مکرم مرزا عبدالقیوم صاحب نائب صدر جماعت نوشہرہ کی بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد رشید ارشد۔ سیکرٹری مال۔ جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی)

۳۔ خاکسار کا بھانجہ عزیزم عبدالباسط ابن مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب کو تقریباً آٹھ یوم سے ٹائیفائیڈ ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (ملک سید احمد لکڑی مرچنٹ ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد)

دعائے مغفرت

خاکسار کے چچا محترم صوبیدار میجر شیر محمد صاحب چند روز بیمار رہ کر بقضائے الٰہی ملایا میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ ۱۹۰۶ء میں ملایا میں گئے۔ بڑے مخلص احمدی تھے بعمر ۸۰ سال کے قریب تھی اس شہر میں اور احمدی نہ ہونے کی وجہ سے نماز جنازہ غیر از جماعت اصحاب نے پڑھی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب ادا فرمائیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

(خاکسار میجر نذیر احمد۔ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

نوٹ:۔ مکرم میجر نذیر احمد صاحب نے اپنے چچا کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ (مینیجر الفضل)

معاصرین سے:

دین کے ظاہر و باطن کا تعلق

کائنات دل و دماغ

از صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری

(نوٹ: ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہو)

جماعت اسلامی سری نگر کشمیر کے امیر صاحب نے باطن دین یا طریق تزکیہ کے متعلق راقم الحروف سے چند سوالات کئے تھے اس وقت تو سرسری جواب گذارش کیا گیا مگر پھر بھی اسے قدرے مفصل تحریری شکل دی گئی جو ذیل میں درج ہے۔

(۱) سقراط و بقراط۔ افلاطون و ارسطو۔ جالینوس و بطلیموس سے شروع کر کے فارابی و ابن سینا و ابن رشد اور اس کے بعد یورپ کی نشاۃ ثانیہ کے تمام آئمہ فکر کو پیش نظر رکھ لیجئے اور پھر اس سوال کا جواب دیجئے کہ دین و مذہب میں انہیں ائمہ ہدیٰ کہا جا سکے گا یا ائمہ ضلالت کہا جا سکے گا۔

صاف صاف سوچنے کی ضرورت ہے غلط بحث سے کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوگا اب ہر باخبر انسان کو یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے کہ یہ لوگ کائنات ذہن و دماغ کے لاریب امام ہیں اور ان کے اذہان و دماغ نہایت درجہ تربیت و ترقی یافتہ تھے۔

(۲) ان ائمہ ذہن و دماغ کے مقابل حضرت خاتم الانبیاء سے لے کر حضرت آدمؑ تک تمام سلسلہ انبیاء پر بھی نظر کیجئے تو آپ کو اقرار کرنا پڑے گا کہ یہ سب لوگ ذہنی و دماغی تربیت کے اعتبار سے اکثر و بیشتر یا سب کے سب امّی محض تھے حالانکہ تاریخ انسانی انہیں لاریب ائمہ ہدیٰ کا لقب دیتی ہے ہدایت انسانی کے چشمے انہیں کے قلوب و صدور سے ابھرے جن سے انسانی بستی سیراب ہوتی رہی۔ اس بات کو کبھی نہ بھولئے کہ یہ چشمہ ہائے ہدایت ان کے قلوب و صدور سے ابھرے ہیں ان کے اذہان و دماغ کی سوچ بچار و منطق کا نتیجہ ہرگز ہرگز نہ تھے ملاحظہ ہو (الف) نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین

(ب) انہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ

(ج) ان من شیعتہ لابراھیم اذ جاء ربہ بقلب سلیم

(د) یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم۔

(ر) ان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید

(س) من خشی الرحمٰن بالغیب وجاء بقلب منیب۔

(ش) بل ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم

(ص) من یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام۔

(ط) افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو نور منہ

(ع) الم نشرح لک صدرک الخ

(ف) رب اشرح لی صدری۔

(۳) محل ایمان و یقین دل ہے۔ دماغ نہیں لہٰذا محض منطق کی قوت سے دماغی سکون کو قلب مطمئن بالایمان سے فرق کرنا اشد ضروری ہے خاص کر موجودہ دور کے انسان کو کہ جسے ذہنی و دماغی تردّدات و تفکرات نے اس درجہ اور اس طرح گھیر لیا ہے کہ اسے قلب و صدر کی صلاحیتوں اور تقاضاؤں کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت نہیں رہتی اور وہ درحقیقت ادراک حق کے تمام باطنی ذرائع کا منکر مطلق ہوتا جا رہا ہے موجودہ دور کے علم الحواس خارجی کی فراخانی اور مادیت کی ساری بنیاد یہی ہے محض معاشرتی مناسبت و تواضع و پاسداری کے طور پر مذہبی نوعیت کے چند اعمال خارجی کی پابندی ہرگز ہرگز حقیقت دین نہیں ملاحظہ فرمائیے قرآنی فتوے۔

قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم

(۴) قلب کی اہمیت کا بنیادی سبب دماغ کے بجائے قلب کی اہمیت کا سبب یہ ہے کہ قلب اس اخلاقی و روحانی شعور کا محل ہے جو انسان کو حیوان سے امتیاز دیتا ہے یہ شعور حیوان میں نہیں ہے (انسان کا یہی شعور اسے حیوان سے امتیاز دیتا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

(الف) افلم یسیروا فی الارض فتکون لھم قلوب یعقلون بھا ... فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور (ب) لھم قلوب لا یفقھون بھا۔

(د) ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ (ر) فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ یہ تدبر و تفقہ و تفکر و تعقل جو انسان کا بنیادی خاصہ ہے دراصل انسان کے قلبی شعور کا وظیفہ حیات ہے اسے ذہنی و دماغی تدبر و تفکر سے خلط ملط کرنا کتاب و دین و ایمان و یقین کو سفسطہ بناتے ہوئے ریب و تشکیک کی آبیاری کرنا ہے اور بالآخر تمام مبادیات دین کو فلسفے اور علم الکلاموں سے بدل دینا ہے جو مذہب کی بنیادی اینٹوں کو ہی اکھاڑ دیتا ہے اور انسان پر بالآخر لادینیت کا غلبہ ہو جاتا ہے

(س) حضور خاتم الانبیاءؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جسد انسانی میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر اس کی اصلاح ہو جائے تو تمام جسد کی اصلاح ہو جاتی ہے اور اگر وہ فاسد ہو جائے تو تمام جسد فاسد ہو جاتا ہے اور وہ قلب ہے اب یہ بھی گذارش کر دی جائے کہ سارے قرآن مجید میں سے ایک آیت بھی ایسی پیش نہیں کی جا سکتی جس سے ثابت ہو سکے کہ الہام آسمانی کا مخاطب و محاصرہ قلب سلیم کے بجائے یا کم از کم قلب سلیم کی طرح ذہن و دماغ سے بھی ہے یہ بات ساری تاریخ مذہب کو کھنگال ڈالنے سے ہاتھ آسکے گی کہ چالیس چالیس دن کے مجاہدہ نفس و محاسبہ اندرونی کے بجائے ایک نبی پر بھی حقیقت دین کا انکشاف لائبریریوں کا مجاور بننے سے ہوا ہے

۵۔ دماغ کا وظیفہ حیات کیا ہے جس دنیا میں ہم لیتے ہیں اس میں مفید و مضر اور حیات بخش و قاتل حیات ہزاروں چیزیں پہلو بہ پہلو پائی جاتی ہیں۔ جن میں سے مفید و حیات بخش کو ہمیں اپنے لئے انتخاب کرنا ہوتا ہے اور مضر و قاتل حیات سے اجتناب کرنا ہوتا ہے یہ تمیز مفید و مضر تمام سلسلہ حیات میں پائی جاتی ہے صرف انسان کا خاصہ نہیں ہے اس قوت تمیز مفید و مضر کا محل دماغ ہے اور اس کا وظیفہ حیات بھی مفید و مضر میں تمیز کرتے ہوئے پہلے کو استعمال میں لانا اور دوسرے سے اجتناب کرنا ہوتا ہے جس کے سوائے حیات مادی کی صورت ممکن نہیں ہے لیکن جو لوگ اسی دماغی قوت سے سماوی کتاب دین کی تشریح کرنے پر تل جائیں جیسے کہ ہمارے مودودی صاحب ہیں وہ دین کو محض ایک افادی نظام یا "افادی اخلاقیت" بنا سکتے ہیں یہ کلی دین کی کلی تعبیر و تشریح کے بجائے جیسا کہ مودودی صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ دین کو ایک کلی نظام کی حیثیت سے پیش کر رہے ہیں کلی دین کو مسخ کرتا ہے اب اگر اس دعوے کے ساتھ ان کی خواہش اقتدار سیاسی کو بھی ملا لیا جائے تو یہ کامل فساد دین کے علاوہ کچھ نہ ہوگا۔ (باقی)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے۔ یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا"

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواست دعا

میری نسبتی والدہ دماغی عارضہ سے بیمار ہیں پہلے کچھ افاقہ ہو گیا تھا لیکن اب بیماری شدت اختیار کر گئی ہے خاندان صحابہ حضرت مسیح موعودؑ اور احباب سے درخواست ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین۔

(محمد الدین کلرک۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پشاور یکم جون: صدر محمد ایوب خان نے یہاں کہا ہے کہ میں نے شیخ عبداللہ سے کہہ دیا ہے کہ پاکستان جہاں خلوص کے ساتھ یہ چاہتا ہے کہ بھارت سے دوستانہ تعلقات استوار ہوں اور کشمیر کا تنازعہ طے ہو جائے وہاں وہ ہرگز یہ تسلیم نہیں کرے گا کہ بھارت کے ساتھ کنفیڈریشن یا فیڈریشن بنائی جائے پاکستان کوئی ایسی تجویز کبھی منظور نہیں کر سکتا جس سے اس کا وجود خطرے میں پڑ جائے مسلم لیگ (کنونشن) کی ڈویژنل کانفرنس میں صدر ایوب کشمیری رہنما شیخ عبداللہ سے اپنی حالیہ گفت و شنید کا تذکرہ کر رہے تھے، آپ نے کہا کنفیڈریشن میں ایک مشترکہ مرکز کو بہت سے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ یہ اختیارات خواہ کتنے ہی محدود کیوں نہ ہوں لیکن ایک مرتبہ کنفیڈریشن قائم ہو جائے تو مرکز مضبوط سے مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے اگر اسے دفاع امور خارجہ اور مواصلات تک محدود رکھا جائے تو باقی معاملات بڑی آسانی سے ان اہم معاملات کے زیر اثر آجاتے ہیں

● نئی دہلی۔ یکم جون۔ بھارت کی برسر اقتدار کانگریس پارٹی کی ورکنگ کمیٹی کا کل یہاں پھر اجلاس ہوا جس میں پنڈت نہرو کا جانشین منتخب کرنے کے مسئلے پر غور کیا گیا اجلاس کے بعد اعلان کیا گیا کہ آئندہ منگل کو کانگرس یا پارلیمانی گروپ کا اجلاس ہوگا جس میں نئے لیڈر کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا ابھی تک مسٹر شاستری کی کامیابی کے امکانات زیادہ روشن ہیں۔

ریڈیو پاکستان کے مطابق اس وقت بھارت کی وزارت عظمیٰ کے منصب کے لئے تین امیدواروں میں زبردست کشمکش ہو رہی ہے جن میں مسٹر لال بہادر شاستری مرارجی ڈیسائی اور مسٹر گلزاری لعل نندا شامل ہیں۔

● ماسکو۔ یکم جون۔ برطانیہ کے لیبر لیڈر مسٹر ولسن کل ماسکو پہنچ گئے آپ یہاں روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف اور دوسرے روسی رہنماؤں سے ہتھیاروں پر پابندی لگانے سے متعلق عالمی بات چیت کی ترقی کے بارے میں گفت و شنید کریں گے اور روسی نقطۂ نگاہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے!

● الموڈ (جنوبی کیرولینا) یکم جون۔ میامی سے نیویارک جانے والی ایک مسافر ٹرین الموڈ کے نزدیک ایک دلدلی علاقہ میں پٹڑی سے اتر گئی جس سے ٹرین میں سوار چار سو افراد میں سے ۴۳ افراد مجروح ہو گئے۔

● پشاور۔ یکم جون۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ تعلیم یافتہ لوگوں کو عوام سے گہرا رشتہ استوار رکھنا چاہئے تاکہ وہ عوام کے مسائل کو سمجھ سکیں اور نئی قومی بیداری میں ہاتھ بٹا سکیں آپ پشاور یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کر رہے تھے جو گرمیوں کی تعطیلات کے دوران میں دیہی علاقوں میں معاشرتی خدمات انجام دیں گے صدر ایوب نے کہا مجھے ایسے طلبا کے درمیان موجودگی سے مسرت ہوئی ہے جو معاشرتی کام کرنے کے خواہش مند ہیں اگر تعلیم یافتہ افراد عوام سے لاتعلق رہیں تو وہ سماجی اضطراب پیدا کرنے کا موجب بن جاتے ہیں صدر نے طلبا کو سماجی کام میں دلچسپی لینے اور اس طرح ملک کی مدد کرنے پر مبارک باد دی۔

● پشاور۔ یکم جون۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کا پروگرام پاکستانی قومیت کو ترقی دینا اور ملک میں فرقہ وارانہ رجحانات کی روک تھام کرنا ہے صدر کل صبح یہاں پشاور ڈویژنل مسلم لیگ کانفرنس کا افتتاح کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر میں مسلم قومیت کی ترقی کی جدوجہد اتنی ہی پرانی ہے جتنا کہ خود اسلام۔ اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد یہ جدوجہد تیز ہو گئی جو پاکستان کے قیام پر منتج ہوئی۔

● کراچی۔ یکم جون۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ نئی دہلی میں آنجہانی پنڈت نہرو کی یاد میں منعقدہ تعزیتی اجلاس میں پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ جناب بھٹو اس تعزیتی اجلاس میں جس کی صدارت صدر بھارت ڈاکٹر رادھا کرشنن کر رہے تھے، شرکت کی دعوت نہیں دی گئی تھی ترجمان نے کہا کہ اب معلوم ہوا ہے کہ بھارتی حکام نے دعوت نامہ بھیجا تھا مگر وہ وقت پر پہنچ نہ سکا۔

● جکارتہ۔ یکم جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسئلہ ملائشیا پر سربراہوں کی کانفرنس سے قبل انڈونیشیا بورنیو کی سرحد سے اپنے فوجی دستے واپس بلانے پر رضامند ہو گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ دستوں کی واپسی کی تصدیق تھائی لینڈ کرے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹوکیو میں اگلے ماہ مذکورہ کانفرنس شروع ہو جائے گی ٹوکیو کے سفارتی حلقوں کی اطلاع کے مطابق انڈونیشیا، ملائشیا اور فلپائن کے وزراء خارجہ ۸ رجون کو ٹوکیو میں ملاقات کریں گے۔ تاکہ دو تین روز بعد ان ممالک کے سربراہوں کے مشترکہ اجلاس کے لئے حالات ہموار کئے جا سکیں۔ ایک ذرائع نے کہا ہے کہ انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو ۵ رجون کو منیلا پہنچیں گے۔

● نئی دہلی۔ یکم جون۔ دہلی کی سابق میئر مسز ارونا آصف علی نے دوبارہ کانگرس میں شمولیت کر لی ہے انہوں نے ۱۹۴۸ء میں سوشلسٹ ممبران کی معیت میں کانگرس سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ دہلی پردیش کانگرس کمیٹی کے صدر میر مشتاق احمد کو کانگرس کی ابتدائی رکنیت کے فارم بھیجتے ہوئے مسز ارونا نے لکھا ہے کہ نہرو کی وفات کے بعد ملک کو مخلص اور سرگرم کارکنوں کی ضرورت ہے اس کے لئے وہ اپنی خدمات پیش کرتی ہیں۔

● خیرپور۔ یکم جون۔ دس میل دور احمدپور کے مقام پر بردہ فروشوں کے ایک بین الصوبائی گروہ کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے اسلحہ کی بھاری تعداد برآمد کی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خیرپور ڈویژن کے سی۔ آئی۔ اے انسپکٹر سید دبیر حسین نے اطلاع ملنے پر چھاپہ مارا اور ایک بچہ اور سات درآمدی رائفلیں اور پستولوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اغوا شدہ چودہ سالہ بچہ جو ضلع جیکب آباد سے تعلق رکھتا ہے آج سے ڈیڑھ سال پہلے اغوا کیا گیا تھا۔

● نئی دہلی یکم جون شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ میں پاکستان کے اس موقف کا حامی ہوں کہ اگر مسئلہ کشمیر حل ہو جائے تو پاکستان اور بھارت کے تعلقات خوشگوار ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ بھارت میں نئی حکومت کے قیام کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کی بات چیت دوبارہ شروع ہو جائے گی۔

شیخ عبداللہ کل یہاں اخباری نمائندوں کی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ شیخ صاحب نے کہا مجھے اپنا دورہ پاکستان پنڈت نہرو کی افسوسناک موت کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا۔ میں نہیں سمجھتا کہ نئی حکومت کے قیام کے بعد مجھے نئے سرے سے بات چیت کرنا پڑے گی کیونکہ جو بھی وزیر اعظم منتخب ہوگا اسے مسئلہ کشمیر سے متعلق بات چیت کے رجحانات کا پہلے سے علم ہوگا۔

شیخ عبداللہ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میرے آئندہ دورہ پاکستان کا دارومدار دہلی کے حالات پر ہے۔ تاہم انہوں نے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ پنڈت نہرو کی موت کے باعث مسئلہ کشمیر کے حل میں تاخیر تو ہو سکتی ہے لیکن اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوششیں ترک نہیں کی جا سکتیں۔

● کراچی یکم جون شیخ عبداللہ کے بیٹے ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور کشمیری رہنما شیخ عبدالرشید کل یہاں بذریعہ طیارہ تین روزہ دورہ پر پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر بھاری تعداد میں کشمیریوں نے ان کا خیر مقدم کیا۔ دونوں رہنما سرکاری مہمان خانہ میں مقیم ہیں۔ انہوں نے کل شام قائداعظم کے مزار پر پھول چڑھائے اور بعد میں محترمہ فاطمہ جناح سے ملاقات کی۔

● لاہور یکم جون شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کے بھتیجے شیخ عبدالرشید نے کہا ہے کہ پاکستانی عوام کشمیریوں کی جدوجہد آزادی سے غایت درجہ محبت رکھتے ہیں اور ان کی حمایت میں ان کا جذبہ شدید ہے۔ آپ نے کہا کہ صدر ایوب سے لے کر پاکستان کے ایک عام شہری تک ہر شخص کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے کے جذبہ سے سرشار ہے اور کشمیریوں کو آزاد کرانے کا مصمم ارادہ رکھتا ہے۔ شیخ عبدالرشید اور شیخ عبداللہ کے صاحبزادے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے ان جذبات کا اظہار کل کراچی جانے سے قبل لاہور کے ہوائی اڈے پر کیا ہے۔

● ماسکو یکم جون روسی ماہرین انسان کو چاند پر بھیجنے کے لئے ایک راکٹ تیار کر رہے ہیں ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکا کہ انسان کو چاند پر پہنچانے کا تجربہ کب کیا جائے گا لیکن خیال ہے کہ روسی ماہرین بہت جلد ایسا راکٹ تیار کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جو انسان کو چاند پر پہنچا سکے گا۔

● بیروت یکم جون بھارت کی حکومت عرب ملکوں کو یہ یقین دلانے میں بری طرح ناکام ہو گئی ہے کہ مسلمان بھارت میں پرسکون اور خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بیروت کے کثیر الاشاعت اخبار "کل شئی" نے لکھا ہے کہ بھارتی لیڈروں نے سرتوڑ کوشش کی کہ بھارت میں مسلمانوں پر جو مظالم توڑے جا رہے ہیں ان پر پردہ ڈال دیں لیکن وہ عرب دنیا کو دھوکہ دینے میں کامیاب نہ ہو سکے اور عرب ممالک بھارت کی فرقہ پرستی کی مذمت کر رہے ہیں۔ بھارتی مسلمانوں پر فرقہ پرست ہندوؤں کے مظالم کے باعث عرب ملکوں نے مسئلہ کشمیر کے بارے میں اپنی پالیسی پر نظرثانی کی ہے اور وہ اب اس مسئلہ پر پاکستان کے موقف کے حامی ہیں۔

درخواستِ دعا

(۱) محترم جناب ڈاکٹر غلام حیدر صاحب ۱۱ نکلسن روڈ لاہور جو حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب کے بڑے داماد ہیں عرصہ پانچ چھ ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ مورخہ یکم جون کو ان کا بندشِ پیشاب کا دوسرا اپریشن ہونا تھا جو ڈاکٹروں نے فی الحال ملتوی کر دیا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صحابہ کرام نیز تمام احباب کی خدمت میں ان کے اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت کیلئے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔

(منظور احمد خاں۔ ربوہ)

(۲) میری اہلیہ مشن ہسپتال لائلپور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ دو ایک روز میں ان کا پیٹ میں رسولی کا آپریشن ہونے والا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اپریشن کی کامیابی، صحت کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(سراج دین کارکن وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ)

محترم ملک عمر علی احمد خان صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(بقیہ صفحہ ۳)

مرنا ہر ایک کو ہے لیکن ہم لوگ ان کی موت کی خبر سننے کو تیار نہیں تھے۔ بظاہر صحت بہت اچھی تھی۔ کبھی دل کی تکلیف نہیں ہوئی تھی۔ دس مئی کو جائیداد کے دورہ پر گئے وہاں عصر کی نماز پڑھی سلام پھیرا اور اچانک دل کی تکلیف سے ختم ہو گئے۔ دو بیویاں اور آٹھ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ تین بیٹے اور تین بیٹیاں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی جرمن بیوی میں سے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲